لبیک اللھم لبیک

آہ! تم ذرا ایکی عجیب و غریب حالتوں کا تصور کرو! یہ کون لوگ ہیں۔ اور کس پاک بستی کے بسنے والے ہیں؟ کیا یہ اسی زمین کے فرزند ہیں جو خون اور آگ کی لعنتوں سے بھر گئی، اور صرف بربادیوں اور ہلاکتوں ہی کیلئے زندہ رہی؟ کیا یہ اسی آبادی سے نکل کے آئے ہیں جو سبعیت و خونخواری میں درندوں کے بھٹ اور سانپوں کے غاروں سے بھی بدتر ہے۔ اور جہاں ایک انسان دوسرے انسان کو اس طرح چیرتا پھاڑتا ہے کہ آج تک نہ تو سانپوں نے اس طرح ڈسا اور نہ جنگلی سوروں نے کبھی اس طرح دانت مارے؟ کیا یہ اسی نسل اور گھرانے کے لوگ ہیں۔ جس نے خدا کے رشتوں کو یکسر کاٹ ڈالا۔ اور اس طرح اسکی طرف سے منہ موڑلیا کہ اسکی بستیوں اور آبادیوں میں خدا کے نام کیلئے ایک آواز اور ایک سانس بھی باقی نہ رہی؟

آہ! اگر ایسا نہیں ہے تو پھر یہ کون ہیں اور کہاں سے آئے ہیں؟ یہ قدوسیوں کی سی معصومیت، فرشتوں کی سی نورانیت، اور سچے انسانوں کی سی محبت ان میں کہاں سے آگئی ہے؟ تمام دنیا نسلی تعصبات کے شعلوں میں جل رہی ہے۔ مگر دیکھو یہ دنیا کی تمام نسلیں کس طرح بھائیوں اور عزیزوں کی طرح ایک مقام پر جمع ہیں۔ اور سب ایک ہی حالت، ایک ہی وضع، ایک ہی لباس، ایک ہی قطع، ایک ہی مقصد اور ایک ہی صدا کیساتھ ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں؟ سب خدا کو پکار رہے ہیں۔ سب خدا ہی کیلئے حیران و سرگشتہ ہیں۔ سب کی عاجزیاں اور درماندگیاں خدا ہی کیلئے ابھر آئی ہیں۔ سب کے اندر ایک ہی لگن اور ایک ہی ولولہ ہے، سب کے سامنے محبتوں اور چاہتوں کیلئے اور پرستش اور بندگیوں کیلئے ایک ہی محبوب و مطلوب ہے۔ اور جبکہ تمام دنیا کا محور عمل نفس و ابلیس ہے۔ تو یہ سب صرف خدا کے عشق و محبت میں خانہ ویراں ہو کر اور جنگلوں اور دریاؤں کو قطع کر کے دیوانوں اور بے خودوں کی طرح یہاں اکٹھے ہوئے ہیں۔ انہوں نے نہ صرف دنیا کے مختلف گوشوں کو چھوڑا بلکہ دنیا کی خواہشوں اور ولولوں سے بھی کنارہ کش ہو گئے۔ اب یہ ایک بالکل نئی دنیا ہے جسمیں صرف عشق الٰہی کے زخمیوں اور سوختہ دلوں کی بستی آباد ہوتی ہے۔ یہاں نہ نفس کا گزر ہے جو غرور بہیمی کا مبدأ ہے۔ اور نہ انسانی شر ار توں کو بار مل سکتا ہے۔ جو خونریزی اور ظلم و سفاکی میں کرہ ارضی کی سب سے بڑی درندگی ہیں۔ یہاں صرف آنسو ہیں جو عشق کی آنکھوں سے بہتے ہیں۔ صرف آہیں ہیں جو محبت کے شعلوں سے دھوئیں کی طرح اٹھتی ہیں۔ نداؤں کی صورت میں زبانوں سے بلند ہو رہی ہیں۔ اور ہزاروں سال پیشتر کے عہد الٰہی اور راز و نیاز عبد و معبودی کو تازہ کر رہی ہیں۔

لبیک لبیک۔ اللھم لبیک۔ لاشریک لک لبیک

امام الھند حضرت مولانا ابوالکلام آزاد رحمتہ اللہ علیہ

ص ۹، ش ۱۶، ج ۵، ۱۴ اکتوبر ۱۹۱۴ء